Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴ بہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ ۲۱ صلح ۱۳۵۲ ہش ۲۱ جنوری ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۰ ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت پہلے کی نسبت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بہتر ہے لیکن ابھی ضعف کی تکلیف ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۲۰ صلح ۔ کل ۱۹ صلح بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے علالت طبع کے باوجود خود تشریف لاکر پڑھائی۔ خطبہ میں حضور نے سورۃ البقرہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ

حضور نے اس آیت کی بڑی لطیف اور پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اس میں اللہ تعالےٰ نے زندگی کے بعض اہم بنیادی اصولوں اور اجتماعی حقائق کو بڑے حسین پیرایہ میں بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ حقیقی حکومت صرف خدا تعالیٰ کو ہی حاصل ہے لہذا کوئی دنیوی حاکم محض اپنے زور سے حکومت نہیں کرسکتا اور اسکے اختیارات کی تعیین کرنا بھی اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ حضور نے بتایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ امر بھی واضح کر دیا ہے کہ کسی حکومت کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کو مومن ہونے یا غیر مومن ہوکر دوزخ میں جانے کا سرٹیفکیٹ دے۔ کیونکہ اس کا فیصلہ سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ حقیقی کامیابی اسی کو حاصل ہوسکتی ہے جو اِبا اور استکبار سے بچتے ہوئے اپنے ہر کام میں خدا تعالیٰ سے راہنمائی حاصل کرنیکی کوشش کرے اور کبھی اسکا دامن نہ چھوڑے۔ اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ یہ حقائق ہمیں اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں ہمیشہ پیش نظر رکھنے چاہئیں۔

ربوہ ۔ ۲۰ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

ہر ایک پاکبازی اور نیکی کی اصل جڑ خدا تعالےٰ پر حقیقی ایمان لانا ہے

ایمان باللہ سے کامل اطمینان حاصل ہوتا ہے اور یہی وُہ مقام ہے جو انسان کا اصل مقصود ہونا چاہیئے

"یقیناً سمجھو کہ ہر ایک پاکبازی اور نیکی کی اصلی جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ جس قدر انسان کا ایمان باللہ کمزور ہوتا ہے اسی قدر اعمال صالحہ میں کمزوری اور سُستی پائی جاتی ہے۔ لیکن جب ایمان قوی ہو اور اللہ تعالیٰ کو اسکی تمام صفات کاملہ کے ساتھ یقین کر لیا جائے اسی قدر عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا گناہ پر قادر نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ ایمان اسکی نفسانی قوتوں اور گناہ کے اعضاء کو کاٹ دیتا ہے۔ دیکھو اگر کسی کی آنکھیں نکال دی جائیں تو وُہ آنکھوں سے بدنظری کیونکر کرسکتا ہے اور آنکھوں کا گناہ کیسے کریگا۔ اور اگر ایسا ہی ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ پھر وہ گناہ جو ان اعضاء سے متعلق ہیں کیسے کرسکتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح پر جب ایک انسان نفس مطمئنّہ کی حالت میں ہوتا ہے تو نفس مطمئنّہ اُسے اندھا کر دیتا ہے اور اُسکی آنکھوں میں گناہ کی قوت نہیں رہتی۔ وہ دیکھتا ہے پر نہیں دیکھتا۔ کیونکہ آنکھوں کے گناہ کی نظر سلب ہو جاتی ہے۔ وُہ کان رکھتا ہے مگر بہرہ ہوتا ہے اور وہ باتیں جو گناہ کی ہیں نہیں سُن سکتا۔ اِسی طرح پر اُسکی تمام نفسانی اور شہوانی قوتیں اور اندرونی اعضاء کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ اسکی ساری طاقتوں پر جن سے گناہ صادر ہوسکتا تھا ایک موت واقع ہو جاتی ہے اور وہ بالکل ایک میّت کی طرح ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی کی مرضی کے تابع ہوتا ہے وہ اس کے سوا ایک قدم نہیں اُٹھا سکتا۔ یہ وُہ حالت ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو اور جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کامل اطمینان اُسے دیا جاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جو انسان کا اصل مقصود ہونا چاہیئے۔ اور ہماری جماعت کو اس کی ضرورت ہے اور اطمینان کامل کے حاصل کرنے کے واسطے ایمان کامل کی ضرورت ہے۔ پس ہماری جماعت کا پہلا فرض یہ ہے کہ وُہ اللہ تعالیٰ پر سچّا ایمان حاصل کریں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴۴ و ۲۴۵)

عہدیداران جماعت توجّہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۱۴ شہادت ۱۳۵۱ھش (مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۷۲ء) میں فرمایا :۔

"مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ کوئی عدم علم کی وجہ سے شاید یہ نہ سمجھے کہ بعض جماعتیں کمزور ہیں۔ جماعتیں ہرگز کمزور نہیں۔ بلکہ وہ عہدیدار کمزور ہیں جو اپنی سُستی کی وجہ سے اُن سے صحیح کام نہیں لے سکتے۔ ...... پیچھے رہنے کے لئے تو احمدی پیدا ہی نہیں ہوا"۔ (الفضل ۲۷ ہجرت ۱۳۵۱ھش)

عہدیداران سے گذارش ہے کہ لازمی چندہ کی وصولی کے لئے انتہائی کوشش فرمائیں۔ (ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ)

پبلشر :۔ مسعود احمد ؛ پرنٹر :۔ سیّد عبدالحی ؛ مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ ماہ صلح ۱۳۵۲ھ

غریبوں اور کمزوروں کی انتہائی خوش نصیبی

اللہ تعالیٰ کی یہ بھی ایک قدیم سنت ہے کہ جب وہ اپنے کسی مامور کو دُنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو ابتداء میں وہ کمزور اور ضعیف اور نادار و غریب لوگوں کو ہی اُس مامور کو شناخت کرنے اور اس کی دعوت پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ اور گنتی کے جو چند امیر اور صاحبِ حیثیت لوگ اُس پر ایمان لاتے بھی ہیں وہ بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرکے امارت اور بڑائی کا چولہ اتار پھینکتے ہیں اور غریبی اور مسکینی کی کملی اوڑھ کر از خود درویشی اختیار کر لیتے ہیں۔ پھر خدا تعالےٰ انہی کمزوروں ضعیفوں اور مسکینوں کو اٹھاتا اور بتدریج ترقی دے کر اپنی غیر معمولی تائید و نصرت کے ماتحت انہیں بالآخر غالب کر دکھاتا ہے۔ ان کا انتہائی مخالف اور نامساعد حالات میں درجہ بدرجہ ترقی کرکے اِس طرح غالب آنا ان کی صداقت کا ایک مہتم بالشان نشان ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اِس رنگ میں اپنے ہمہ قدرت اور ہمہ طاقت ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی اِس قدیم سُنّت کے بموجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اوائل میں جو لوگ ایمان لائے ان میں سے اکثر غریب و نادار اور کمزور اور لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ (البقرۃ آیت ۲۷۴) کے مصداق تھے۔ اِس امر کی تصدیق اِس واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ جب ابوسفیان ہرقل قیصرِ روم کے دربار میں حاضر ہوا تو ہرقل کے اِس سوال کے جواب میں کہ محمدؐ کے پیرو کون لوگ ہیں؟ ابوسفیان نے یہی جواب دیا کہ اس کے پیرو غریب اور کمزور لوگ ہیں۔ اِس پر ہرقل نے اِس امر کا اقرار کیا کہ ہر نبی پر اوائل میں غریب اور کمزور لوگ ہی ایمان لاتے ہیں بلکہ اس نے یہ بھی کہا کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب یہ شخص میرے تخت کا بھی مالک ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے خود قرآن مجید میں ابتداءً ایمان لانے والے مسلمانوں کی انتہائی کمزور اور ضعیف حالت کا متعدد جگہ ذکر فرمایا ہے۔ بعد میں جب یہی کمزور اور غریب مٹھی بھر مسلمان خدائی وعدوں کے بموجب تعداد میں بڑھتے اور طاقت پکڑتے چلے گئے تو اللہ تعالےٰ نے انہیں انکی ابتدائی غربت اور کمزور حالت یاد دلا کر اپنی تائید و نصرت اور فضل و احسان کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا:-

وَاذْكُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (الانفال آیت ۲۷)

اور یاد کرو جبکہ تم تھوڑے تھے اور زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے تھے کہ لوگ تم کو اُچک کر نہ لے جائیں پھر باوجود اس کے اُس نے تم کو (مدینہ میں) جگہ دی اور اپنی مدد سے تمہاری تائید کی اور پاک چیزوں سے تمہیں رزق بخشا تاکہ تم شکر کرو۔

یہ ایک تاریخی صداقت ہے جس سے اسلام کے دشمن بھی انکار نہیں کر سکتے کہ وہی غریب اور کمزور بایں ہمہ خوش بخت و خوش نصیب لوگ جن کے خون کی دُنیا پیاسی بنی ہوئی تھی اور انہیں مکھی اور مچھر کی طرح مسل ڈالنے کے درپے تھی خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور مدد کے نتیجہ میں نہ صرف پورے عرب پر غالب آئے بلکہ بحر و بر کے مالک بنے اور دنیا ان کی مطیع و منقاد بنے بغیر نہ رہی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرزندِ جلیل سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اسلام کو دُنیا میں از سرِ نو غالب کرنے کی غرض سے ایک عظیم الشان مامور کی حیثیت سے مبعوث ہوئے تو ابتداء میں آپ کی آواز پر لبیک کہنے والے بھی چند غریب اور کمزور لوگ ہی تھے لیکن تھے انتہائی خوش بخت و خوش نصیب اور انکی غربت اور کمزوری کے باوصف انکی خوش بختی و خوش نصیبی امیروں کیلئے قابلِ رشک تھی۔ چنانچہ خود آپ نے اِس امر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہ سُنّتِ قدیمہ ہے کہ انبیاء کا ساتھ دینے والے ہمیشہ کمزور اور ضعیف لوگ ہی ہوا کرتے ہیں۔ بڑے بڑے لوگ اِس سعادت سے محروم ہی رہ جاتے ہیں۔ ان کے دلوں میں طرح طرح کے خیالات آتے ہیں اور وہ اپنے آپکو ان باتوں سے پہلے ہی فارغ التحصیل سمجھے بیٹھے ہوتے ہیں۔ وہ اپنی بڑائی اور پوشیدہ کبر اور شیخت کی وجہ سے ایسے حلقے میں بیٹھنا بھی ہتک اور باعثِ ننگ و عار جانتے ہیں جس میں غریب، مخلص، کمزور مگر خدا تعالیٰ کے پیارے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ صدہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس بھی ہوتا ہے، مشکل سے چادر یا پاجامہ بھی انکو میسر آتا ہے، انکی کوئی جائیداد نہیں۔ مگر انکے لاانتہاء اخلاص اور ارادت سے محبت اور وفا سے طبیعت میں ایک حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے۔ جو اُن سے وقتاً فوقتاً صادر ہوتی رہتی ہے یا جس کے آثار ان کے چہروں سے عیاں ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ایمان کے ایسے پکے اور یقین کے ایسے سچے اور صدق و ثبات کے ایسے مخلص اور وفادار ہوتے ہیں کہ اگر ان مال و دولت کے بندوں، اِن دُنیوی لذّات کے دلدادوں کو اُس لذّت کا علم ہو جائے تو اس کے بدلہ میں یہ سب کچھ دینے کو تیار ہو جاویں۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۰۶، ۳۰۷)

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق ان خوش بخت و خوش نصیب کمزوروں اور غریبوں کو جن کے بدن پر لباس بھی مشکل سے ہوتا تھا اور بمشکل ہی جن کو چادر یا پاجامہ میسر آتا تھا، اپنی تائید و نصرت سے نوازا۔ اُس نے ان کے لاانتہاء اخلاص و ارادت اور محبت و وفا کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ ان کے ایمان و یقین اور صدق و ثبات کی پختگی اور پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط عزیمت پر وہ خوش ہوا، چنانچہ اپنی خوشنودی کے اظہار کے طور پر وہ انہیں برکت پر برکت دیتا چلا گیا۔ اس نے انہیں کثرت بخشی ان کے نفوس و اموال کو اُس نے بڑھایا اور انہیں ہر میدان میں کامیاب و کامران کیا۔ آج انہیں کی اولادیں اور اُنہیں کے جانشین، جن کے بدن پر لباس بھی مشکل سے ہوتا تھا اور بمشکل ہی جنہیں چادر یا پاجامہ میسر آتا تھا اپنے محنت سے کمائے ہوئے اموال میں سے لاکھوں اور کروڑوں روپیہ غلبۂ اسلام کی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے مولیٰ کے حضور پیش کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں اور پھر بھی نادم ہیں کہ وہ کوئی خدمت نہیں بجا لاسکے۔ ہاں انہیں غریب اور کمزور اصحابِ مسیح موعودؑ کے باقیات الصالحات کرۂ ارض کی فضاؤں اور اس کے سمندروں کو چیرتے ہوئے یورپ، امریکہ اور افریقہ اور مشرقِ بعید کے درجنوں ممالک میں جا پہنچے ہیں اور وہاں سراسر اجنبی علاقوں اور اجنبی قوموں میں اشاعتِ اسلام کا فریضہ اِس محنت اور جانفشانی سے ادا کر رہے ہیں کہ کلیسیا کی بنیادیں ہل کر رہ گئی ہیں اور خود کلیسیا کے سربراہ برملا یہ کہنے پر مجبور ہوتے جا رہے ہیں۔ کہ اسلام دنیا پر پھر غالب آنے والا ہے۔ وہی جنہیں آج سے اسّی سال قبل تن ڈھانپنے کو کپڑا، پیٹ بھرنے کو روٹی اور سر چھپانے کو جگہ میسر نہ تھی آج مشرق و مغرب میں بسنے والی قوموں کے دُکھوں کا مداوا کرنے اور انہیں خدائی امان کے نیچے لانے کے لئے دُنیا کے کونے کونے میں بھاگتے پھر رہے ہیں۔ رضاکار ڈاکٹرز، اساتذہ اور مبلغینِ اسلام جا رہے ہیں اور آ رہے ہیں اور اپنی انتھک محنت اور بے لوث خدمت کے ذریعہ سوتوں کو بیدار اور غافلوں کو ہوشیار کر رہے ہیں اور دُکھ کے مارے زار و نزار انسانوں کو سُکھ، امن، امان اور دائمی خوشی و خوشحالی کی راہ سُوجھا رہے ہیں۔ دُنیا ان کی آواز پر کان دھرے یا نہ دھرے، اُن کی سُنے یا سُنی اَن سُنی کر دے وہ دُھن کے پکّے، دِلی لگن کے ساتھ اپنے کام میں مصروف ہیں۔ ان کا ایک ہی مطمحِ نظر اور نصب العین ہے اور وہ یہ کہ:-

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ؎ جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار

دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم کی نیک فطرت رُوحیں ان کی آواز پر حق کی طرف کھنچی چلی آ رہی ہیں اور قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور ہو ہو کر دنیا کو یہ باور کرا رہی ہیں کہ اب دُنیا کا نقشہ بدلنے والا ہے۔ شیطان کی برباد کردہ اِس دُنیا کی از سرِ نو تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے یہ جب پایۂ تکمیل کو پہنچے گا تو یہ دُنیا ایک سرے سے دُوسرے سرے تک توحید کے متوالوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں سے ہی آباد نظر آئے گی۔ ایسا ہو گا اور ہو کر رہے گا اِس لئے کہ

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے اسّی ویں جلسہ سالانہ (خواتین) کے موقع پر

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا افتتاحی خطاب

۲۶ فتح ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۷۲ء) کو جلسہ سالانہ (خواتین) کا افتتاح فرماتے ہوئے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جو افتتاحی خطاب فرمایا اس کا متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

کل ۲۵ دسمبر کو لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پورے پچاس سال گذر چکے ہیں اور آج کی صبح ہمارے لئے ایک نئی منزل کی طرف رواں ہونے کا پیغام لے کر آتی ہے۔ آج سے پچاس سال قبل کس کے تصور میں آ سکتا تھا کہ ۲۵ دسمبر کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے ایک ایسے کام کی بنیاد رکھی جائے گی جو آگے چل کر نہایت بابرکت ثابت ہوگی۔ اس دور کی بچیاں اس زمانہ کا تصور بھی صحیح طور پر نہیں کر سکتیں۔ جب تعلیم قریباً نہ ہونے کے برابر تھی۔ ڈپلوما اور ڈگری کا تو تصور بھی نہ تھا۔ خود قادیان میں ۱۹۲۲ء تک صرف پرائمری سکول تھا۔ ان حالات میں کون کہہ سکتا تھا اس وقت کہ یہ تنظیم جس کی صرف چودہ ممبرات پہلے سال تھیں اور اس کی شاخیں دنیا کے مختلف ممالک میں قائم ہو جائیں گی اور وہ وقت بھی آئیگا کہ لجنہ کے اجتماع پر دنیا کے چاروں کونوں سے نمائندگان شمولیت کے لئے آئیں گی۔

ہزاروں رحمتیں ہوں اس اولوالعزم کے دستکار پر جس نے صحیح وقت پر احمدی مستورات کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کی بنیاد ڈالی۔ اور جس کی راہنمائی میں ترقی کی منازل طے کرتا ہوا اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دیتا ہوا لجنہ اماء اللہ کا یہ کارواں اپنی زندگی کی پچاس منازل طے کر کے ترقی کی نئی راہیں استوار کر رہا ہے۔

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد
وعلی عبدہ المسیح الموعود وعلی عبدہ المصلح الموعود

مبارک تھیں وہ ہستیاں جنہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کی آواز پر لبیک کہا۔ آپ کی ہر تحریک پر لبیک کہتی ہوئی آگے آئیں اور اس کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی تمام قوتیں صرف کر دیں۔ اور مبارک تھیں وہ ہستیاں جو یکے بعد دیگرے قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتی چلی گئیں۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں خوشی کا یہ دن دکھایا ہے۔ ہم خوش ہیں لجنہ اماء اللہ کی ترقی پر لیکن ہم ان ابتدائی ممبرات کی قربانیوں کو جنہوں نے اپنے خون سے اس چمن کی آبیاری کی کبھی بھلا نہیں سکتیں۔ جن میں سے اکثر ہم میں موجود نہیں ہیں۔ اگر وہ قربانیوں کا تسلسل قائم نہ رکھتیں تو آج ہم یہ دن خوشی کا بھی نہ دیکھ رہی ہوتیں۔

میری عزیز بہنو! آج کا دن ہمارے لئے ایک عظیم دن ہے۔ آج کے دن نصف صدی کا عرصہ گذار کر ہم اگلی نصف میں داخل ہو رہی ہیں۔ آیئے ہمارے سر خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ جھک جائیں۔ اور اس کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے اس کا شکر ادا کریں بے انتہا شکر کہ ہم عاجز بندیوں نے جو خدمات سر انجام دیں یہ اسی کی دی ہوئی توفیق اور اسی کا فضل تھا۔ جو کچھ اس نے عطا کیا اس میں سے کچھ اسی کے حضور پیش کیا پھر بھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ہر قدم پر ہمیں دعا کرتے رہنا چاہیئے جیسا کہ ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ کو ایک نیا لائحہ عمل عطا فرمایا ہے جس کی تین بڑی شقیں ہیں اور ان میں سے ہر ایک پر عمل کرتے ہوئے ہمارے لئے کام کرنے کی نئی راہیں کھلتی ہیں۔ سب سے پہلی ہدایت آئندہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے احمدی مستورات اور ممبرات لجنہ کو دعاؤں پر زور دینے اور اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرنے کی دی ہے۔

انسانی زندگی کا مقصد اپنے رب حقیقی کا عبد اسی دنیا میں بننا ہے اگر انسان کا اپنے خالق اور مالک سے تعلق ہی پیدا نہ ہو تو اس کی پیدائش کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے یہ سلسلہ حیات وموت اللہ تعالیٰ نے اسی لئے جاری فرمایا ہے کہ اس کے ذریعہ سے انسان کی بھی آزمائش ہو اور قوم کی اجتماعی کوششوں کے نتیجہ میں قوم کی بھی آزمائش ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

تبٰرک الذی بیدہ الملک وھو علی کل شیء قدیر الذی خلق الموت والحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً وھو العزیز الغفور۔

اس آیت کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دنیا کی کامیابیاں ابتلاؤں سے خالی نہیں ہوتیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم۔ (پ ۲۹) یعنی موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ ہم تمہیں آزمائیں کامیابی اور ناکامی بھی زندگی اور موت کا سوال ہوتا ہے کامیابی ایک قسم کی زندگی ہوتی ہے جب کسی کو اپنے کامیاب ہونے کی خبر پہنچتی ہے تو اس میں جان پڑ جاتی ہے اور گویا نئی زندگی ملتی ہے۔ اگر ناکامی کی خبر آ جاتی تو زندہ ہی مر جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۵)

انسان کی فردی یا اجتماعی ہر دو ابدی زندگیوں کا انحصار بھی خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہونے پر منحصر ہے۔ جس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جائے اور جس کی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے وہ خدا کی راہ میں مرتا ضرور ہے لیکن مر کر ابدی حیات اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر لیتا ہے جس کے نتیجہ میں سے سچی خوشحالی حاصل ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ سچی خوشحالی۔ سچی راحت دنیا اور دنیا کی چیزوں میں ہرگز نہیں ہے حقیقت یہی ہے کہ دنیا کے تمام شعبے دیکھ کر بھی انسان سچا اور دائمی سرور حاصل نہیں کر سکتا۔ تم دیکھتے ہو کہ دولتمند زیادہ مال و دولت رکھنے والے ہر وقت خنداں رہتے ہیں۔ مگر ان کی حالت جرب یعنی خارش کے مریض کی سی ہوتی ہے جس کو کھجلانے سے لذت ملتی ہے لیکن اس خارش کا آخری نتیجہ کیا ہوتا ہے یہی کہ خون نکل آتا ہے پس ان دنیوی اور عارضی کامیابیوں پر اتنا خوش مت ہو کہ حقیقی کامیابی سے دور چلے جاؤ بلکہ ان کامیابیوں کو خدا شناسی کا ایک ذریعہ قرار دو۔ اپنی ہمت اور کوشش پر نازاں مت ہو اور مت سمجھو کہ یہ کامیابی ہماری کسی قابلیت اور محنت کا نتیجہ ہے بلکہ یہ سوچو کہ اس رحیم خدا نے جو کبھی کسی کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرتا ہے ہماری محنت کو بارور کیا۔۔۔ ۔۔۔۔ اس لئے واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خدا تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لائے کہ اس نے محنت کو اکارت تو نہیں جانے دیا۔ اس شکر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ سے محبت بڑھے گی اور ایمان میں ترقی ہوگی۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۵۵)

پس اپنی کسی قربانی پر نازاں نہیں ہونا چاہیئے۔ تکبر نہ پیدا ہو۔ فخر نہ پیدا ہو ہر قربانی کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے کہ اس نے کتنا بڑا فضل کیا کہ اس قربانی میں شرکت کرنے کا موقع دے دیا۔ نئی قربانیوں کی طرف جن کا ہم سے مطالبہ کیا جائے قدم آگے بڑھانا پس دعائیں کریں بے حد دعائیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہمیں انفرادی طور پر بھی اور من حیث القوم بھی حاصل رہے۔ جلسہ سالانہ کے ان بابرکت ایام میں ہم میں سے ہر ایک کا سر عاجزی کے ساتھ دعاؤں کے لئے خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکا رہے ہر زبان پر تسبیح ہو اور ہر مومن کے لبوں سے درود کی آواز آ رہی ہو

روحانی زندگی کے لئے جس میں کبھی موت نہ ہو بہت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہا جائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

یٰایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم۔ (انفال ۲۵)

اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی بات سنو۔ جبکہ وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے بلاتا ہے۔ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنا اور آپ کے بتائے ہوئے لائحہ عمل پر چلتے چلے جانا ہی ہمارا فرض ہونا چاہیئے کہ اس کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی رضا حاصل کر سکتی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کے ابتدائی مقاصد جو حضرت مصلح موعودؓ نے ترتیب دئے ان میں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ضروری ارشاد حضور کا یہ بھی تھا کہ لجنہ اماء اللہ کی تمام کارروائیاں جماعت میں وحدت کی روح قائم رکھنے کے لئے جو بھی خلیفۂ وقت ہو اس کی طیار کردہ سکیم کے مطابق اور اس کی ترقی کو مدِ نظر رکھ کر ہوں بالفاظ دیگر اپنی عقل سمجھ سے ایک کام کرنے میں وہ برکت اور ثواب حاصل نہیں ہو سکتا جو خلیفۂ وقت کی تیار کردہ سکیم کے مطابق اور آپ کی اطاعت میں اس سکیم کو فروغ دینے میں ہو سکتا ہے آئندہ سالوں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو ہدایات دی ہیں ہر لجنہ اماء اللہ کو بحیثیت مجموعی بھی اور ہر احمدی عورت کو انفرادی طور پر بھی عمل کرنا چاہیئے کہ یہ ہدایات ہماری انفرادی روحانی زندگی کے لئے بھی ہیں اور اجتماعی ترقی کے لئے بھی ہیں پچاس سالہ موڑ سے گذر کر جو راستہ ایک نئی منزل کی طرف جاتا ہے اس پر کامیابی سے چلنے اور منزل تک پہنچنے کے لئے ان ہدایات پر عمل کرنا بے حد ضروری ہے اور ان ہدایات میں سے پہلی ہدایت نماز تہجد کی باقاعدگی اور دعاؤں پر زور دینا ہے۔ انتہائی عاجزی اختیار کرتے ہوئے فنا کا جبہ پہننا ہے۔

تمام لجنات کو اپنے پروگرام آئندہ سال ایسے بنانے چاہئیں جن میں ممبرات کو نماز تہجد کی پابندی اور دعاؤں کی تلقین کی جائے۔ اور ہر ممبر لجنہ اماء اللہ کا کردار۔ اخلاق اس کی زندگی سب اسلامی تعلیم کے سانچے میں ڈھلے ہوں۔ ہماری عہدہ داران کو چاہیئے کہ اپنے عمل سے بھی اور اپنی تلقین و نصیحت سے بھی اتنا پرچار کریں کہ ہر احمدی خاتون نماز تہجد کی عادی ہو جائے۔

دوسرا ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اپنے معاشرہ کو حسین اور حسین تر بنانے کے متعلق پردہ کا ہے۔ پردہ کرنا بھی احکام الٰہی میں سے ایک حکم ہے۔ خدا تعالیٰ کے کسی بھی حکم کو جانتے توڑنے والی ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں کر سکتی۔ اس کے فضلوں کو جذب نہیں کر سکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو احکام میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولی ہیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔"

(کشتی نوح)

قرآن پڑھنے سمجھنے اور عمل کرنے کی طرف توجہ دیں اور لجنات میں قرآن پڑھانے کا انتظام کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تنبیہہ فرما دی ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو اس موقع پر میں آپ تک پہنچاتی ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر جس میں آپ نے ہدایات دی ہیں عنقریب شائع کر کے ہر احمدی گھرانہ تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی جب وہ تقریر چھپ جائے تو لجنات کا فرض ہوگا کہ کوشش کریں ہر احمدی گھرانہ میں وہ تقریر پہنچ جائے اور ہر احمدی خاتون پڑھے جو ناخواندہ ہیں ان کو سنا دی جائے۔ تا حضور ایدہ اللہ کا ارشاد ہر احمدی خاتون کے کانوں تک پہنچ جائے

تیسری چیز جس کی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی ہے وہ مردہ لجنات کو زندہ کرنا اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو مضبوط کرنا ہے۔ پاکستان میں ساڑھے پانچ سو کے قریب لجنات ہیں۔ جن میں سے ایک سو لجنات بھی رپورٹ نہیں بھجواتیں یعنی نام کی لجنہ قائم ہے فعال لجنہ نہیں۔ مرکزی لجنہ سے اس کا تعلق قائم نہیں ہوا جس کے نتیجہ میں وہ نہ ہدایات حاصل کر سکتی ہیں نہ عمل کرتی ہیں۔ اگر یہ لجنات سب کی سب فعال ہوتیں تو ان کی نمائندگان ضرور سالانہ اجتماع کے موقعہ پر آتیں لیکن صرف ۱۳۲ لجنات کی نمائندگان نے اجتماع میں شرکت کی جن میں سے چھ بیرون پاکستان کی لجنات تھیں جو پاکستان کی بہت سی لجنات سے بہتر کام کر رہی ہیں۔ ان نیم مردہ لجنات میں زندگی کی لہر دوڑانا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا فرض قرار دیا ہے۔ اور اس کے لئے جہاں ہر لجنہ کی عہدہ دار ذمہ دار ہیں وہاں ضلع کے صدر مقام کی لجنہ پر بھی بہت ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے ضلع کے دیہات کا دورہ کر کے ان کو بیدار کریں۔

چوتھی ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا دائرہ خدمت وسیع کرنے کی دی ہے ہر احمدی خاتون کو بغیر لحاظ مذہب و ملت ہر انسان کی ہر رنگ کی خدمت کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیئے اور یہ دائرہ خدمت ہر روز پہلے سے وسیع ہو۔ خدمت سے مراد صرف مالی خدمت ہی نہیں جہاں پیسے سے خدمت کر سکتی ہوں۔ وہاں پیسے سے کریں۔ جہاں اپنے ہاتھوں سے کر سکتی ہیں وہاں اپنے ہاتھوں سے کریں۔ ناخواندہ کو اردو لکھنا پڑھنا سکھا کر۔ قرآن مجید پڑھا کر نماز سکھا کر۔ نماز کا ترجمہ سکھا کر ان کی غلط فہمیاں دور کر کے۔ جہالت کے اندھیروں سے نکال کر رسومات کے پھندوں سے رہا کر کے آپ انسانیت کی بہت بڑی خدمت کر سکتی ہیں۔ آپ کے اردگرد رہنے والیوں کو یہ یقین کامل ہونا چاہیئے کہ ہر قدم پر لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ان کی راہنمائی کر کے ان کی صحیح خدمت کر سکتی ہیں۔ اپنا دائرہ وسیع کرتے ہوئے لجنہ اماء اللہ کا مجلہ جو لجنہ اماء اللہ کے پچاس سال گذرنے کی تقریب پر اردو اور انگریزی میں شائع کیا گیا ہے زیادہ سے زیادہ خریدیں اور دوسروں کو پڑھنے کے لئے دیں تا لجنہ اماء اللہ اور آپ کی خدمات کا تعارف ان کو ہو۔ ان کی غلط فہمیاں دور ہوں اور ان کو معلوم ہو کہ لجنہ اماء اللہ کا قیام انسانیت کی خدمت کرنے کے لئے ہے۔ جو نہیں پڑھنا چاہیں انہیں پڑھائیں اور علم کے نور سے ان کے دل و دماغ کو منور کریں۔

اسی سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم بالغاں پر زور دیتے بچوں کو دینی تعلیم دینے کے لئے کہانیوں کے رنگ میں نصاب تیار کرانے اور ان کو پڑھانے کی ذمہ داری بھی سونپی ہے۔ ایک وسیع پروگرام ہے۔ جس پر اگر آپ عمل شروع کر دیں تو آپ کے لئے ترقی کی نئی نئی راہیں کھلیں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن مجید کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزّ اسمہٗ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۲۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت میں شرط نہم یہی قرار دی کہ

"تمام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنی نوع انسان سے ہمدردی کی تعلیم جماعت کو دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے"

پھر فرماتے ہیں:۔ "بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے۔ اُدْعُونِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں اللہ تعالیٰ نے کوئی قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا یہ بھی سنت نبوی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۶)

پس اپنی محبت، ہمدردی اور خلوص کا دائرہ وسیع کریں ہر ایک کی خدمت کے لئے کمربستہ رہیں جس رنگ میں بھی ممکن ہو۔ ہمارے ملک میں ابھی تک جہالت عام ہے خصوصاً دیہاتی علاقوں میں احمدی خواتین کا فرض ہے عموماً اور لجنات اماء اللہ کی عہدہ داران کا خصوصاً کہ ان کو قرآن مجید اور اردو لکھنا پڑھنا سکھانے کے پروگرام بنائیں۔ ان کو دین کے بنیادی اصول سکھائیں۔ ہزاروں گناہ جہالت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بہت بڑا کام ہے۔ اگر اس سال ہر گاؤں اور ہر قصبہ اور ہر شہر کی لجنہ اس کا آغاز کر دے کہ جہالت کو دور کرنے اور قرآن مجید پڑھانے کا کام منتظم طور پر شروع کر دیں تو ان کا بہت بڑا کارنامہ ہوگا۔ صرف ضرورت ہے عزم کی اور استقلال سے کام کرنے کی۔

اس کے بعد میں اس طرف توجہ دلاتی ہوں جہاں علمی لحاظ سے خواتین جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہیں مالی قربانی کے لحاظ سے ان کا مقام بلند ہے تربیت کے لحاظ سے ابھی ہم بہت

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ذریعہ غلبۂ اسلام

(محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب ۔ سرگودھا)

سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۲۶ دسمبر ۱۹۷۲ء

(۲)

نادان انسانوں نے ان الہامات کو سچا ماننے سے انکار کر دیا اور ان قسم قسم کے اعتراض کئے لیکن بعض کو خدا نے اپنے فضل سے عقل سلیم دی تھی وہ خدا کے کلام سے ایسے کھینچے گئے کہ کہ از خود رفتہ ہو گئے ان کو اس خدا کا چہرہ نظر آیا جو دنوں سے چھپا ہوا تھا۔ وہ اس پر قربان ہو گئے ان کی زندگی کا مقصد بر آیا۔ انہیں اس میں سے آب حیات ملا۔ جس نے ان کی مردہ روحوں کو زندہ کر دیا۔ اس زندہ خدا کی تجلیات نے جن کی جھلکیاں اس کے کلام سے نظر آتی تھیں انہیں تابندہ اور پائندہ کر دیا۔ وہ خدا کے شکر گزار ہوئے کہ وہ وقت پر ان کی مدد کے لئے آیا اور انہیں اسلام کی سربلندی کا مژدہ سنایا۔

اس دنیا کے اندھوں کو کیا کیا جائے جنہیں یہ کچھ بھی نظر نہ آیا اور وہ برسرپیکار ہو گئے۔ انہوں نے خدا کی باتوں کو نہ دیکھا اور گالیوں پر اتر آئے۔ پس پھر کیا تھا خدا کا غضب بھڑکا۔ اور ان میں سے کئی ایک بڑوں کو بھسم کر دیا لیکن پھر بھی باقیوں کی آنکھیں نہ کھلیں ان کو یہ بھی پتہ نہ چلا کہ یہ انتظام اس خدائے رحمان و رحیم نے ہم عاجزوں پر اپنا بے انتہا رحم فرماتے ہوئے اسلام کے احیاء اور اس کی سربلندی اور اس کو دنیا کے سب ادیان پر غالب کرنے اور فلسفہ اور دہریت اور لامذہبیت اور مادیت کا سر کچلنے کے لئے کیا ہے۔ کیسی بد قسمتی ہے کہ ان سے یہ شناخت نہ ہو سکا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کی اطاعت اور محبت کا دعوے کرنے والوں کو اس پاک نبی کا ظل کامل۔ اس کی سب صفات کو اپنے اندر منعکس کرنے والا اور اس کی محبت سے سیراب ہونے والا اور اس کے دین کی حفاظت کے لئے جان و مال کی بازی لگا دینے والا اور اس کے طفیل دیئے گئے نور فہم کے کرشمے دکھانے والا۔ ان سے شناخت نہ ہو سکا۔ خدا نے یہ پہلے ہی کہا تھا۔ سو خدا کی بات پوری ہو کر رہی لیکن اس کی باقی باتیں بھی اسی طرح پوری ہوں گی جس طرح وہ بتائی گئی ہیں۔ لَا رَادَّ لِفَضْلِہٖ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّغَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ۔

خدائی کلام کی پہچان

خدا کے مسیح نے ان کے اس وسوسہ کا کہ کس طرح سمجھا جائے کہ یہ خدائے ذوالجلال کا کلام ہے یہ جواب دیا :-

"اوّل جو کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے اس کے ساتھ ایک شوکت اور لذت اور تاثیر ہے۔ وہ ایک فولادی میخ کی طرح میرے دل کے اندر دھنس جاتا ہے اور تاریکی کو دور کرتا ہے اور اس کے ورود سے مجھے ایک نہایت لطیف لذت آتی ہے کاش اگر میں قادر ہو سکتا تو میں اس کو بیان کرتا مگر روحانی لذتیں ہوں خواہ جسمانی ان کی کیفیات کا پورا نقشہ کھینچ کر دکھلانا انسانی طاقت سے بڑھ کر ہے ایک شخص ایک محبوب کو دیکھتا ہے اور اس کی ملاحت حسن سے لذت اٹھاتا ہے مگر وہ بیان نہیں کر سکتا کہ وہ لذت کیا چیز ہے۔ اسیطرح وہ خدا جو تمام معقول کا علت العلل ہے جیسا کہ اس کا دیدار اعلیٰ درجہ کی لذت کا سرچشمہ ہے۔ ایسا ہی اس کی گفتار بھی لذات کا سرچشمہ ہے۔ اگر ایک کلام انسان سنے یعنی ایک آواز اس کے دل پر پہنچے اور اس کی زبان پر جاری ہو اور اس کو شبہ باقی رہ جائے کہ شاید یہ شیطانی آواز ہے یا حدیث النفس ہے تو درحقیقت وہ شیطانی آواز ہو گی۔ یا حدیث النفس ہو گی۔ کیونکہ خدا کا کلام جس قوت اور برکت اور روشنی اور تاثیر اور لذت اور خدائی طاقت اور چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے خود یقین دلا دیتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور ہرگز مردہ آوازوں سے مشابہت نہیں رکھتا بلکہ اس کے اندر ایک جان ہوتی ہے اور اس کے اندر ایک طاقت ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک کشش ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر یقین بخشنے کی ایک خاصیت ہوتی ہے اور اس کے اندر ایک لذت ہوتی ہے اور اس کے اندر ایک روشنی ہوتی ہے اور اس کے اندر ایک خارق عادت تجلی ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ذرہ ذرہ وجود پر تصرف کرنے والے ملائک ہوتے ہیں اور علاوہ اس کے اس کے ساتھ خدائی صفات کے اور بہت سے خوارق ہوتے ہیں اس لئے ممکن ہی نہیں ہوتا کہ ایسی وحی کے مورد کے دل میں شبہ پیدا ہو سکے بلکہ وہ شبہ کو کفر سمجھتا ہے اور اگر اس کو کوئی اور معجزہ نہ دیا جائے تو وہ اس وحی کو جو ان صفات پر مشتمل ہے بجائے خود ایک معجزہ قرار دیتا ہے ایسی وحی جس شخص پر نازل ہوتی ہے اس شخص کو خدا کی راہ میں اور خدا کی محبت میں ایسے عاشق زار کی طرح بنا دیتی ہے جو اپنے تئیں صدق و ثبات کے کمال کی وجہ سے دیوانہ کی طرح بنا دیتا ہے اس کا یقین اس کے دل کو شہنشاہ کر دیتا ہے۔ وہ میدان کا بہادر اور استغناء کے تخت کا مالک بن جاتا ہے یہی میرا حال ہے جس کو دنیا نہیں جانتی قبل اس کے جو میں معجزات دیکھوں اور آسمانی تائیدوں کا مشاہدہ کروں میں اس کے کلام سے ہی اس کی طرف اب کھینچا گیا کہ کچھ اٹکل نہیں آئی کہ مجھے کیا ہو گیا تیز تلواریں میرے اس پیوند کو چھڑا نہیں سکتیں۔ کوئی آگ مجھے ڈرا نہیں سکتی وہ کشش جس نے میرے دل پر کام کیا وہ دلائل سے باہر ہے اور بیان سے بلند تر اور براہین سے بالاتر۔ ابتدا میں کلام تھا اس کلام نے جو کچھ کیا سو کیا۔ وہ خدا جو نہاں در نہاں ہے اس نے میری روح پر ابتدا میں محض کلام کے ساتھ تجلی کی اور اپنے مکالمات کا دروازہ میرے پر کھولا۔ پس وہی ایک بات تھی جو بالخصوص میرے لئے کافی کشش ہوئی اور حضرت احدیت کی طرف مجھے کھینچ کر لے گئی اور یہ کہ کلام کی طاقت نے میرے دل پر کیا کیا اثر ڈالے اور مجھے کہاں تک پہنچا دیا اور کیا کیا تبدیلیاں کیں اور کیا میرے دل میں سے لیا اور کیا دے دیا۔ ان باتوں کو میں کن لفظوں میں ادا کروں اور کس پیرایہ میں دلوں پر بٹھاؤں جن خارق عادت عنایات کے ساتھ وہ مجھ سے نزدیک ہوا کوئی نہیں جانتا مگر میں اور جس محبت کے مقام پر میرا قدم ہے کوئی نہیں جانتا مگر وہ۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ابتدا اس ترقی اور تعلق کا خدا کا کلام ہے۔ جس کی ناگہانی کشش نے مجھے اب اٹھا لیا جیسا کہ ایک زبردست بگولا ایک تنکے کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پھینک دیتا ہے۔ پس میرے پاس یہ ذکر کرنا کہ کیوں وہ کلام جو تم پر نازل ہوا حدیث النفس نہیں۔ یہ بات ایسی ہی ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ کیوں ممکن نہیں کہ تمہارا یہ خیال کہ تم آنکھوں سے دیکھتے ہو اور زبان سے بولتے ہو اور کانوں سے سنتے ہو یہ غلط خیال ہے۔ پس عزیزو تم سوچو اور سمجھ لو کہ کیا وہ شخص جس کو معلوم ہے کہ میں آنکھ بند کرنے سے پھر کچھ دیکھ نہیں سکتا اور کانوں کے بند کرنے سے پھر کچھ سن نہیں سکتا۔ اور زبان کے کاٹے جانے سے پھر کچھ بول نہیں سکتا وہ ایسے منکرانہ جرح کو کچھ حقیقت سمجھے گا۔ یا شک میں پڑے گا کہ شاید میں آنکھ سے نہیں دیکھتا اور کان سے نہیں سنتا اور زبان سے نہیں بولتا سو اسیطرح میرا حال ہے۔ خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا اور ہوتا ہے وہ میری روحانی والدہ ہے جس سے میں پیدا ہوا۔ اس نے مجھے ایک وجود بخشا ہے۔ جو پہلے نہ تھا اور ایک روح عطا کی ہے۔ جو پہلے نہ تھی۔ میں نے ایک بچہ کی طرح اس کی گود میں پرورش پائی۔ اور اس نے مجھے ہر ایک ٹھوکر سے سنبھالا اور ہر ایک گرنے کی جگہ سے بچا لیا۔ وہ کلام ایک شمع کی طرح میرے آگے آگے چلا۔ یہاں تک کہ میں منزل مقصود تک پہنچ گیا۔ اس سے زیادہ کوئی بد ذاتی نہیں ہو گی کہ میں یہ کہوں کہ وہ خدا کا کلام نہیں۔ میں اسیطرح اس کو خدا کا کلام جانتا ہوں جس طرح میں یقین رکھتا ہوں کہ میں زبان سے بولتا ہوں اور کانوں سے سنتا ہوں۔ اور میں کیونکر اس سے انکار کروں اس نے تو مجھے خدا دکھلایا اور چشمہ شیریں کی طرح معارف کا پانی مجھے پلاتا رہا۔ اور ایک ٹھنڈی ہوا کی طرح ہر ایک حبس کے وقت میں مجھے راحت بخش ہوا وہ ان زبانوں میں بھی مجھ پر نازل ہوا جن زبانوں کو میں نہیں جانتا تھا۔ جیسا کہ زبان انگریزی اور سنسکرت اور عبرانی۔ اسی نے بڑی بڑی پیشگوئیوں اور عظیم الشان نشانوں سے ثابت کر دیا کہ وہ خدا کا کلام ہے اور اس نے حقائق و معارف کا ایک خزانہ میرے پر کھول دیا جس سے میں اور میری تمام قوم بے خبر تھی وہ کبھی کبھی زبان عربی یا انگریزی یا کسی دوسری زبان کے ان دقیق اور نامعلوم الفاظ میں میرے دل پر نازل ہوا جن سے میں بے خبر تھا تو کیا باوجود ان روشن ثبوتوں کے کوئی شک کا مقام ہو سکتا ہے کیا یہ باتیں پھینک دینے کے لائق ہیں کہ ایک کلام جس نے معجزہ کی طاقت دکھلائی اور اپنی قوی کشش ثابت کی اور غیب کے بیان کرنے میں وہ بخیل نہیں نکلا بلکہ ہزارہا امور غیبیہ اس نے ظاہر کئے اور ایک پانی کی طرح مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور ایک کمند دنیا کے سعید لوگوں پر ڈالا اور میری طرف ان کو لایا اور ان کو آنکھیں دیں جن سے وہ دیکھنے لگے اور کان دیئے جن سے وہ سننے لگے اور صدق و ثبات بخشا جس سے وہ اس راہ میں جاں نثار ہونے کے لئے موجود ہو گئے تو کیا یہ تمام کاروبار شیطانی یا وسوسہ نفسانی ہے کیا شیطان خدا کے برابر ہو سکتا ہے تو پھر کیوں وہ تمہاری مدد نہیں کرتا۔ سو خود وہ جس نے یہ کلام نازل کیا وہ کیا کہتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھکو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا۔ سو ضرور ہے کہ یہ زمانہ گزر نہ جائے اور ہم اس دنیا سے کوچ نہ کریں جب تک خدا کے وہ تمام وعدے پورے نہ ہوں۔ جو شخص تاریکی میں پڑا ہوا ہے اور اس سے بے خبر ہے کہ خدا کا یقینی اور قطعی کلام بھی اس کے بندوں پر نازل ہوا کرتا ہے وہ خدا کے وجود سے ہی بے خبر ہے۔"

(نزول المسیح ص ۱۸۵ تا ۴۹)

خدا کے مسیح کے الفاظ کی شوکت دیکھیں اس کا جلال دیکھیں اور اس کی سعید روحوں کو کھینچنے کی طاقت دیکھیں کیا یہ کسی جھوٹے کا کلام ہو سکتا ہے کیا کوئی مفتری اس رعب اور تحدی سے بول سکتا ہے اگر اس شخص نے یہ الہامات خود بنائے اور یہ خدا کا کلام نہیں تو کیا وہ خدا کی وعید سے باہر نکل سکتا ہے۔ جو اس نے ان الفاظ میں فرمائی ہے۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ۔

(الحاقۃ ۴۷)

یعنی اگر یہ شخص اپنی طرف سے باتیں بنا کر ہماری طرف منسوب کر دیتا حالانکہ ہم نے اس پر وہ کلام نازل نہ کیا ہوتا تو ہم اسے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگِ جان کو کاٹ دیتے خدا کی یہ وعید کیسی خوفناک ہے اور ایک سعید دل میں لرزہ طاری کر دیتی ہے۔ اور جو اس وعید سے بچا ہوا ہو اور نہ صرف بچا ہو بلکہ قدم قدم پر اس کے خدا نے اس کا ساتھ دیا ہو اور اسے بلند سے بلند تر لے گیا ہو۔ اور اس کی عزت اور محبت کو دلوں میں قائم کرتا ہو اور اس کی زبان پر معارف الٰہی جاری کرتا ہو اور اس کو تقدس کا جامہ پہنایا ہو اور اعلیٰ اخلاق کے زیور سے آراستہ کیا ہو۔ اور اس کے چہرہ پہ خود نظر آرہا ہو وہ کیوں نہ صادق ہو اور کیونکر مانا جا سکتا ہے کہ اس کا ایک لفظ بھی خدا کی طرف منسوب کیا ہوا اس کا افترا ہے۔ لیکن اس کا کوئی علاج نہیں۔

لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ۔

(الاعراف آیت ۱۸۰)

یعنی ان کے دل ہیں لیکن وہ ان سے سمجھتے نہیں۔ ان کی آنکھیں ہیں پر ان سے دیکھتے نہیں۔ ان کے کان ہیں پر ان سے سنتے نہیں وہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ بالکل غافل ہیں۔

ایسے انسانوں کے لئے خدا کی ہدایت مقدر نہیں ہوتی۔ اور وہ اندھیروں میں ہی اس دنیا سے چلے جاتے ہیں۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ لوتقول والی وعید صرف حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھی۔ لیکن وہ یہ نہیں سوچتے کہ اگر ایسا ہوتا تو یہ دلیل کیسے بنتی۔ اگر خدا کی یہ سنت نہ ہوتی تو یہ کس طرح کہا جا سکتا کہ اگرچہ پہلے تو خدا نے ایسا کبھی نہیں کیا لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ضرور کرتا۔ کفار اسے کس طرح تسلیم کر سکتے تھے۔ حالانکہ یہ دلیل ان کے لئے ہی تھی۔ پس یہ اعتراض نادانی کا اعتراض ہے اور خدا کے کلام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل شدہ کلام الٰہی نے اس اسلام میں روح پھونک دی جسے تاثیرات روحانی سے خالی سمجھا جانے لگا تھا۔ خدا کے اجلیٰ اور اصفیٰ کلام قرآن مجید کے وہ پوشیدہ معارف ظاہر ہوئے جو مسلمانوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکے تھے۔ قرآنی پیشگوئیوں کی عظمت ایک دفعہ پھر سامنے آگئی۔ خدا کے کلام کی برکتیں پھر اثر دکھلانے لگیں۔ یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ اور دیگر ممالک میں اس کی شعاعیں پھیلنے لگیں۔ جن سے سوئے ہوئے لوگ بیدار ہونے لگے۔ ان کے خیالات کی رو پلٹنے لگی۔ وہ اسلامی اصولوں کی برتری کے قائل ہونے شروع ہو گئے۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے گرد اعتراضات کے سیاہ بادل پھر چھٹنے لگے۔ اگرچہ ابھی یہ ابتدائی حالت ہے لیکن غلبۂ اسلام کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ اور اب یہ اس مقدس انسان کی تیار کردہ جماعت کا کام ہے کہ وہ اس کی تعمیل کے لئے کوشاں ہو اور اللہ تعالےٰ کے منشاء کو پورا کرے۔ کھیتی بوئی گئی وہ اپنی روئیدگی نکال رہی ہے۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضلوں سے وہ اپنی جڑوں پر مضبوطی سے قائم ہوتی جائے گی۔ یہاں تک کہ ساری دنیا کو لپیٹ آجائے یہ انقلاب دُور بین آنکھوں کو نظر آرہا ہے۔

(باقی)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
روزنامہ ربوہ
منیجر الفضل
سے خط و کتابت کیا کریں

پیارے ابّا جان کی یادیں!

(فرحت تنویر صاحبہ بنت محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم)

میرے پیارے ابا جان محترم روشن دین صاحب تنویر مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل ۲۷ر جنوری ۱۹۷۲ء عید قربان والے دن اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ابا جان کو ہم سے رخصت ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر گیا ہے لیکن یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کل ہی کی بات ہے کہ ابا جان ہمارے ساتھ تھے۔

ابا جان کو اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے احمدیت کی نعمت سے نوازا۔ آپ ایک دہریہ خاندان میں پیدا ہوئے لیکن طبیعت میں حق کی جستجو تھی اس لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کو وقت کے مامور کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ بلکہ سلسلہ حقہ کی پچیس برس بطور ایڈیٹر الفضل خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ کی طبیعت میں انکساری بہت تھی۔ اللہ تعالےٰ پر کامل بھروسہ تھا۔ ہر وقت اسی سے مدد طلب کرتے تھے۔ صبر و شکر کا نمونہ تھے خلیفۂ وقت سے انتہائی عقیدت و وابستگی رکھتے تھے۔ جب کبھی کوئی مشکل پڑتی فوراً حضور کو لکھتے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے مشکل دُور ہو جاتی۔ مجھے آپ کی سب سے چھوٹی بچی ہونے کے سبب بہت محبت تھی۔ جب میں سکول میں ہوتی تو آپ میرا شدت سے انتظار کرتے اور جب میں سکول سے آتی تو میرے ساتھ بازار جاتے۔ میری ہر خواہش پوری کرتے سکول کے کام میں بھی میری مدد کرتے۔ آپ نے کبھی بھی اپنے فرائض منصبی سے رخصت نہ کی الّا ماشاء اللہ۔ بیمار ہوتے تھکے ہوتے بارش ہوتی غرضیکہ ہر موسم میں آپ باقاعدہ دفتر جایا کرتے تھے۔ ساری رات تکلیف میں اور جاگتے ہوئے گزرتی مگر صبح دفتر جانے کے لئے تیار ہوتے محنت آپ کی غذا تھی اور خدمتِ احمدیت آپ کا نصب العین تھا۔ آپ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے قناعت کا مادہ وافر طور پر عطا کیا گیا تھا۔ آپ کی خودداری کا یہ حال تھا کہ آپ سوائے خدا کے کہیں بھی کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرتے آپ نہایت صابر اور باہمت تھے آپ پر تکلیفوں اور مشکلات کے کتنے ہی جھکڑ چلے مگر آپ ہمیشہ ان کے خلاف سینہ سپر رہے۔ آپ انتہائی سادگی پسند تھے۔ سادہ لباس پہنتے سادی خوراک کھاتے آپ کسی کام کو اپنے ہاتھ سے کرنے میں عار محسوس نہ کرتے۔ اپنے کپڑے خود ہی درست کر لیتے اور قمیضوں کو بٹن وغیرہ خود ہی لگا لیتے۔

آپ کا حافظہ بے نظیر تھا۔ آپ ہر مشکل میں خدا تعالےٰ کی طرف جھک جاتے اور اپنی مشکل کے دُور ہونے کی آپ دعا کرتے۔ ایک دفعہ آپ نے اپنی تمام نظموں کو اکٹھا کر کے کہیں سنبھال کر رکھ دیا اور پھر بھول گئے۔ جب ان کی ضرورت پیش آئی تو ان کی تلاش شروع کی لیکن وہ نہ ملیں۔ آپ پریشان ہوئے اور کہنے لگے میری عمر بھر کی محنت ضائع ہو گئی۔ آپ نے فوراً نماز پڑھنی شروع کی اور خوب دعا کی۔ نماز پڑھنے کے بعد آپ سیدھے اس جگہ جا پہنچے جہاں پر آپ نے نظمیں رکھی تھیں۔ خدا تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا اور کہنے لگے کہ دیکھا خدا کیسا رحیم و کریم ہے اُس نے میری مشکل کو کیسے دُور فرمایا۔

آپ کو مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ دفتر سے گھر آکر مطالعہ میں مشغول رہتے رات کو بھی پڑھتے رہتے اور کاپی پنسل اپنے پاس رکھتے۔

ابا جان مختصر سی بیماری کے بعد اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

ابا جان ہر وقت ہماری آنکھوں کے سامنے رہتے ہیں ایک لمحہ کے لئے بھی ان کی یاد دل و دماغ سے نہیں نکلی۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ میرے پیارے ابا جان پر ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرمائے اپنے قرب کی جنت میں آپ کو داخل کرے ہمارا خود حافظ و ناصر ہو ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر شر سے محفوظ رکھے ہمارا خود کفیل ہو اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین یا رب العالمین۔

درخواست دعا

میرے خسر مکرم میر امان اللہ صاحب آف کراچی پچھلے دنوں بیمار تھے اب وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے رو بصحت ہیں۔ تاہم تشویش ان کے بارے میں بہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(سردار حفاظت احمد۔ اسسٹنٹ انجینئر تربیلا ڈیم ضلع ہزارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صـ۴

بہت سی خامیاں ہیں اور بہت جدوجہد کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک روحانی انقلاب برپا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور اپنی بعثت کی غرض بیان فرماتے ہوئے آپ لکھتے ہیں۔

"خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم صـ ۲۰۶)

اگر واقعی ہم میں سے ہر ایک ایسی ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتی ہے تو یقیناً ہم اپنی عہد بیعت میں سچی ہیں اور پوری اترتی ہیں۔ لیکن اگر ایسا نہیں اور مادی دنیا کی کشش ہمیں دین کے معاملہ میں زیادہ ہے تو یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے پس تبدیلی پیدا کریں اپنے اندر تا آپ کی اولاد اور آپ کی نسلیں اسلام کی خاطر انتہائی قربانی دینے والی ہوں۔

پس ہر ماں کا بھی فرض ہے اور عہدیداران لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی نگرانوں کا بھی کہ بچوں کی تربیت پر بہت زور دیں۔ یہی آپ کا اس دور میں سب سے بڑا کام ہے ان کو نیک، خدا پرست، خدا تعالیٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے اور احکام النبیؐ کے پابند، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح پر چلنے والے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہر فیصلہ کو بشاشت قلب سے قبول کرنے والے اور ہر حکم کی تعمیل کرنے والے سادہ مزاج نرم دل مگر دین کے لئے "دو دھاری تلوار" اور بے حد غیرت دین کے لئے رکھنے والے بنائیے یہ ہے آپ کا اصل کام اور اگر اس کام میں آپ کامیاب ہو جاتی ہیں تو آئندہ زمانہ کی تاریخ میں یقیناً آپ کا نام سنہری الفاظ لکھا جائے گا اور آنے والی نسلیں آپ پر نہایت عقیدت اور محبت کے پھول نچھاور کریں گی۔ خدا کرے اس امتحان میں ہر احمدی خاتون کامیاب ہو۔ آمین اللھم آمین۔

میں اس سال چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کی طرف توجہ دلاتی ہوں جس کی تحریک اپنی بہنوں کے سامنے جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء کے موقع پر ہوئی تھی۔ اسی خوشی میں ۱۹۷۲ء میں جب کہ لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہوں گے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ایک لاکھ روپے اشاعت قرآن مجید کے لئے پیش کئے جائیں گے تاریخ لجنہ اماء اللہ پچاس سالہ لکھی جائے گی۔ اور دفتر لجنہ اماء اللہ جس میں نصرت انڈسٹریل سکول اور مہمان خانہ لائبریری وغیرہ کی عمارتیں شامل ہوں گی تعمیر کی جائے گی سو الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ تاریخ لجنہ اماء اللہ کی تین جلدیں مکمل ہو کر طبع ہو چکی ہیں چوتھی جلد جس میں شاخہائے پاکستان و بیرون کا تفصیلی تذکرہ کیا جائے گا اجتماع ۱۹۷۳ء تک شائع کر دی جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔ نیز ایک مختصر تاریخ لجنہ اماء اللہ جو پچاس سالہ حالات پر مشتمل ہو گی ایک جلد میں انگریزی میں بھی اسی سال شائع کرنے کا ارادہ ہے۔

سالانہ اجتماع کے موقع پر ایک لاکھ روپے اشاعت قرآن کے لئے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے اور ایک لاکھ روپے لجنات انگلستان کی طرف سے (اللہ تعالیٰ ان کی اس عظیم الشان قربانی کو قبول فرمائے اور اس سے بڑھ کر قربانی کی توفیق عطا فرمائے) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جا چکے ہیں اب تیسری شق یعنی عمارتوں والا کام باقی رہ گیا ہے۔ چندہ تحریک خاص لجنہ اس وقت تک کل ۲,۶۸,۹۰۹ روپے جمع ہوا ہے۔ جس میں سے ایک لاکھ روپے پیش کیا جا چکا ہے عمارات کا سلسلہ شروع کرنے سے قبل روپیہ کی فراہمی کی ضرورت ہے اس لئے تمام لجنات کو چاہیئے کہ سب بہنوں سے ان کے پورے وعدے وصول کرنے کی کوشش کریں۔

لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تقریب مسرت کے موقع پر اردو اور انگریزی یادگاری باتصویر مجلے بھی شائع کئے گئے ہیں ان کو خریدیں اور دوسروں کو پڑھنے کے لئے دیں۔

اسی طرح لجنہ اماء اللہ کی اس یادگاری تقریب کے نشان کے طور پر ایک بیج بھی لجنہ اماء اللہ نے بنوایا ہے جن بہنوں نے ابھی تک نہیں لیا وہ بھی خریدیں اور لجنہ اماء اللہ کی ہر تقریب میں اسے لگایا کریں۔

مصباح کا سالنامہ نمبر بھی ان تقاریر اور مقالہ جات پر مشتمل ہے جو سالانہ اجتماع کے موقع پر پڑھی گئیں اور جو سب کی سب تاریخ لجنہ اماء اللہ کا ایک قیمتی حصہ ہیں اس کو خریدنے کی طرف بھی توجہ کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمارا یہ جلسہ سالانہ بہت مبارک کرے اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کو اگلی نصف صدی میں پہلے سے بڑھ کر ایسی قربانیاں دینے اور اشاعت میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ آمین اللھم آمین۔

فہرست چندہ برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱/۷۲ تا ۱۲/۷۲

(۶)

۱۶۵	ماسٹر عبدالغنی صاحب ہمایوں	کھاریاں	۵۰٫۰۰	روپے
۱۶۶	سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	کرتو	۱۳٫۰۰	"
۱۶۷	سلیم اختر صاحبہ بنت نبا الدین مرحوم صدر سیدہ امیر بیگم ملک اللہ دتہ صاحب	8R ضلع ملتان	۱۰٫۰۰	"
۱۶۸	چوہدری غلام حیدر صاحب ملہی	حاسدن آباد	۳۸٫۰۰	"
۱۶۹	چوہدری محمد علی صاحب ملہی	"	۲۰٫۰۰	"
۱۷۰	چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ	"	۱۰٫۰۰	"
۱۷۱	محمد اکرم صاحب ڈارلنگ معرفت عبدالکریم صاحب ڈار سیالکوٹ		۱۰۰٫۰۰	"
۱۷۲	سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	فندیہ آباد	۱۰٫۰۰	"
۱۷۳	عبداللطیف صاحب شاہ کوٹ		۱۰٫۰۰	"
۱۷۴	میاں عبدالکریم صاحب "		۱۰٫۰۰	"
۱۷۵	سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	ڈسکہ	۳۳٫۰۰	"
۱۷۶	شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحبان	اوکاڑہ	۲۵٫۰۰	"
۱۷۷	کیپٹن ظفر علی صاحب	اوکاڑہ	۱۰٫۰۰	"
۱۷۸	منیرہ اقبال صاحبہ	لطیف نگر فارم	۱۰٫۰۰	"
۱۷۹	چوہدری کلیم اللہ خان صاحب	کراچی	۴۰۰٫۰۰	"
۱۸۰	عبدالغفار خانم صاحبہ	کراچی	۱۲٫۰۰	"
۱۸۱	غلام محمد حنیظ صاحب ڈرگ روڈ	کراچی	۴۰٫۰۰	"
۱۸۲	نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالستار صاحب دالٹن ایرپورٹ لاہور		۲۰٫۰۰	"
۱۸۳	والدہ صاحبہ مرزا محمد اسلم حیات بیگ صاحب لائل پور		۱۰٫۰۰	"
۱۸۴	محمودہ سلطانہ صاحبہ بیگم میاں محمد محسن صاحب مرحوم		۵۰٫۰۰	"
۱۸۵	رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ ملک خدا بخش صاحب مجسٹریٹ		۲۰٫۰۰	"
۱۸۶	شیخ سمیع اللہ صاحب پیپلز کالونی	لائل پور	۲۰٫۰۰	"
۱۸۷	اعجاز احمد صاحب منگلہ کالونی		۱۰٫۰۰	"
۱۸۸	حکیم فضل محمد صاحب ہبی فیلیز پشاور		۱۱٫۰۰	"
۱۸۹	عبدالشکور صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی ربوہ		۵۹٫۰۰	"
۱۹۰	چوہدری عبدالحمید صاحب اوورسیر ربوہ		۱۰٫۰۰	"
۱۹۱	بشیر احمد صاحب ہیڈ ٹیچر نارمل سکول ڈیرہ غازیخاں		۱۰٫۰۰	"
۱۹۲	خواجہ اطہر ظہور بٹ صاحب پراسیکیوٹنگ انسپکٹر پولیس لاہور		۱۰٫۰۰	"
۱۹۳	ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفرگڑھ		۲۰٫۰۰	"
۱۹۴	مبارک سنز بیرون بوہڑ گیٹ	ملتان	۲۰٫۰۰	"
۱۹۵	بیگم لفٹننٹ کرنل محمود احمد سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی		۱۰٫۰۰	"
۱۹۶	ڈاکٹر ایم ایس انصاری صاحب	کراچی	۵۰٫۰۰	"
۱۹۷	چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز	"	۵۰٫۰۰	"
۱۹۸	بیگم امینہ عنایت صاحبہ ناظم آباد	"	۱۵٫۰۰	"
۱۹۹	رشیدہ بیگم صاحبہ سیٹلائٹ ٹاؤن	گوجرانوالہ	۲۰٫۰۰	"
۲۰۰	چوہدری محمد سعید صاحب حبیب اللہ کالونی کاکول ایبٹ آباد		۲۵٫۰۰	"

(باقی)

روزنامہ الفضل ربوہ

میں اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے موصیوں کے نام

برائے تحریکِ دُعا سنائے گئے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے:

"ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسے میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔" (رسالہ آسمانی فیصلہ)

اس ارشاد کی ایک تعمیل حسب ہدایت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ یوں کی جاتی ہے کہ دوران سال بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے موصیوں کے اسمائے گرامی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حسب دستور سنا دیئے جاتے ہیں اور احباب میں ان کے رفع درجات کے لئے دعا کی تحریک کی جاتی ہے۔

گزشتہ ایک سال جلسہ منعقد نہ ہونے کے باعث اس دفعہ یکم جنوری ۱۹۷۱ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء نیز یکم جنوری ۱۹۷۲ء تا ۲۵ دسمبر ۱۹۷۲ء دو سال کے کل مدفون موصی اصحاب جن کی تعداد تین صد تھی کے اسمائے گرامی باجازت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں بالاقساط تین دنوں میں سنائے گئے اور ان کے لئے دعا کی تحریک کی گئی۔

خاکسار

ابوالعطاء جالندھری

صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ

ماہانہ رپورٹ لجنات اماء اللہ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

کام میں بیداری اور تنظیم کو مضبوط بنانے کے لئے سب سے پہلا فرض لجنات کا خواہ وہ شہری ہوں یا دیہاتی رپورٹ کی باقاعدگی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سالانہ اجتماع منعقدہ نومبر ۱۹۷۲ء میں ناصرات کو یہ ارشاد بھی فرمایا تھا کہ مردہ اور کمزور لجنات کو پھر سے زندہ کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہر لجنہ کا فرض ہے کہ وہ باقاعدگی سے ہر ماہ کی رپورٹ اگلے ماہ کی دس تاریخ سے پہلے بھجوا دیا کرے۔ رپورٹ کے نہ آنے سے سمجھا جائے گا کہ آپ کام نہیں کر رہی ہیں۔ ذیل میں پاکستان کی ان لجنات کے نام درج کرتی ہوں جنہوں نے ماہ اکتوبر اور ماہ نومبر میں رپورٹیں بھجوائیں۔ اس سے معلوم ہوگا کہ رپورٹ بھجوانے میں کتنی سستی ہے۔ ہر لجنہ اپنی ماہ دسمبر کی رپورٹ فوری طور پر بھجوائے۔

ماہ اکتوبر میں ذیل کی لجنات کی رپورٹیں وصول ہوئیں:۔

ربوہ۔ لائل پور۔ حسن پور۔ جڑانوالہ۔ چک ۹۶ گ۔ب۔ لاہور۔ پتوکی۔ ساہیوال۔ گگو منڈی۔ گوجرانوالہ۔ چک جھمرہ۔ دھیر کے کلاں۔ سیالکوٹ۔ بدوملہی۔ جہلم۔ ڈیرہ غازی خاں۔ اسلام آباد۔ خوشاب۔ ملتان۔ بہاولپور۔ حیدرآباد۔ خانپور۔ کرونڈی۔ محمد آباد سٹیٹ۔ نبی سر روڈ۔ لطیف نگر فارم۔ الہ آباد۔ باندھی۔ پشاور اور مردان۔

ماہ نومبر میں:۔

ربوہ۔ احمد نگر۔ لودھراں۔ ملتان۔ خوشاب۔ چک ۳۳ جنوبی۔ ٹیکسلا۔ اسلام آباد۔ ڈیرہ غازی خاں۔ جہلم۔ گوجرانوالہ۔ ساہیوال۔ لاہور۔ شاہدرہ۔ گوجرہ۔ لائل پور۔ حسن پور۔ جڑانوالہ۔ حلقہ کھوکھراپار کراچی۔ لطیف نگر فارم۔ محمد آباد سٹیٹ۔ بہاولپور۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ پشاور اور مردان۔

درخواست دُعا: میرے خاوند مرزا عبد الغنی صاحب ان دنوں خطرناک طور پر بیمار ہیں اور تمام جسم پر سوجن ہو چکی ہے۔ تمام بہنوں اور بھائیوں سے ان کی مکمل صحت کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (سارہ بیگم اہلیہ مرزا عبد الغنی صاحب۔ علم دین کالونی جی ٹی روڈ شاہدرہ۔ لاہور)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

نصرت جہاں سکیم کے ماتحت اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی اختتامی تقریر میں فرمایا:۔

"یہ سکیم ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے چھ ممالک کا دورہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے اذن کے مطابق جاری کی گئی تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء مجھ پر ظاہر ہوا کہ کم از کم ایک لاکھ پونڈ (جو اس وقت کی شرح کے مطابق تیرہ چودہ لاکھ روپیہ بنتا تھا) افریقہ میں اس سکیم پر خرچ کیا جائے۔

اب دیکھو اس تنظیم میں اللہ تعالیٰ نے کتنی برکت عطا فرمائی ہے۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ۵۸,۱۸,۱۱۵ روپے کے وعدے ہوئے تھے۔ جن سے اب تک افریقہ کے مختلف ممالک میں ۱۶ طبی مراکز اور دس نئے ہائر سیکنڈری سکول کھل چکے ہیں۔ ان طبی مراکز سے ۳,۰۷,۸۲۵ نادار مریض اب تک بلا معاوضہ فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ ۲,۴۸,۸۸۷ مریضوں نے فیس دے کر علاج کرایا۔ اب تک طبی مراکز پر ۱۷,۱۵,۸۲۹ روپے خرچ ہوئے جب کہ ۳۲,۵۶,۱۳۵ روپے آمد ہوئی۔ گویا ۱۵,۴۰,۸۰۶ روپے خالص بچت ہوئی۔ اس بچت میں سے ۱۳,۲۱,۳۵۹ روپے دس ہائر سیکنڈری سکولوں کے کھولنے پر خرچ ہوئے پھر بھی ۲,۱۹,۴۴۷ روپے بچ رہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تیس لاکھ روپے خرچ کرنے کے باوجود سرمایہ بھی پورے کا پورا محفوظ رہا اور بچت کی دو لاکھ روپے سے زائد رقم بھی بچ رہی۔ (الحمد للہ)"

تمام مخلصین جماعت کا فرض ہے کہ وہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں۔ تاکہ غلبہ اسلام کی یہ مہم جاری رہے اور اس میں وسعت پیدا ہوتی چلی جائے۔

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

احباب محتاط رہیں

فضل الرحمن صاحب نے اخبار الفضل مطبوعہ ۶ر جنوری ۱۹۷۳ء میں ایک اعلان زیر عنوان "حب مشرق" شائع کروایا ہے۔ محض الفضل میں اشتہار کی وجہ سے دوست سادگی سے فاران لیبارٹریز پر اعتبار نہ کریں۔ بلکہ خود پورے اطمینان اور دیکھ بھال کے بعد اس کے ساتھ معاملہ کریں۔ الفضل میں اشتہار کوئی ضمانت نہیں ہے۔ اگر نقصان اٹھائیں تو ذمہ داری کسی کی نہ ہو گی۔

(ناظر امور عامہ)

لجنہ اماء اللہ کا یادگاری بیج

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لجنہ اماء اللہ کے کامیاب ۵۰ سالہ دور کی خوشی میں بطور یادگار ایک بیج بنوایا تھا تاہم ممبرات نے خریدے اور لجنات کی تقریبات پر لگائے۔ ابھی تک کچھ بیج قابل فروخت موجود ہیں۔ جن بہنوں یا لجنات نے ابھی تک بیج نہیں منگوائے وہ فوری طور پر منگوا لیں۔ سفید بیج کی قیمت ایک روپیہ اور سنہری کی ڈیڑھ روپیہ ہے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵